حضرت مجدد رح مغرب میں

پروفیسر محمد مسعود احمد
صدر شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج
میر پور خاص

مشرقی ممالک پر حضرت مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ع) کے جو اثرات ہوئے وہ محتاج بیان نہیں ۔ اب مشرقی اور مغربی مستشرقین حضرت مجدد کے کارناموں اور تعلیمات کو مغرب میں متعارف کرا رہے ہیں اور یہ سلسلہ ہمہ گیر ہوتا جا رہا ہے ۔ نواب صدیق حسن خاں مرحوم نے لکھا تھا :—

" ووصلت سلسلته من الہند الی ما وراء النہر والروم والشام والعرب و اقصی المغرب " ۱

مغربی تصانیف میں پروفیسر آرنلڈ (T. W. Arnold) کی تصنیف "*The Preaching of Islam*" میں حضرت مجدد الف ثانی (۲) کا ذکر ملتا ہے۔ یہ کتاب سنہ ۱۸۹۹ع میں منظر عام پر آئی ۔ مصنف کے پیش نظر مسلمانوں کی

---

۱ ۔ صدیق بن حسن : " ابجد العلوم "، مطبوعہ بھوپال ، ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ع، ص- ۸۸۹

۲ ۔ حضرت مجدد الف ثانی کے تفصیلی حالات کے لئے راقم کے مقالات مطبوعہ معارف فروری سنہ ۱۹۶۸ تا اکتوبر سنہ ۱۹۶۸ مطالعہ کئے جائیں ۔

تبلیغی مساعی کا دائرہ تنگ تھا اس لئے انہوں نے قلعہ گوالیار میں قید کے زمانہ میں (۱۰۲۸ھ / ۱۶۱۸ء — ۱۰۲۹ھ / ۱۶۱۹ء) حضرت مجدد نے بے شمار ہندو قیدیوں کو مشرف باسلام کیا تھا اس کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں :-

"In the reign of the Emperor Jahangir (1605-1628) there was a certain Sunni theologian, named Shaykh Ahmad Mujaddid, who especially distinguished himself by energy with which he controverted the doctrines of Shi'ahs The latter, being at this time in favour at court, succeeded in having him imprisoned on some frivolous charge, during the two years that he was kept in Prison he converted to Islam several hundred idolaters who were his Companions in the same Prison. (3)

پروفیسر آرنلڈ (T. W. Arnold) نے انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجنز اینڈ ایتھکس میں بھی حضرت مجدد الف ثانی کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ نقشبندیہ صوفیہ کے ذیل میں انہوں نے لکھا ہے :—

The Naqshbandi order did not attain such a vogue in India as the other mentioned above; it was introduced there by Shaikh Ahmad, al-Faruqi, who died at Sirhind in 1625.

---

3 T. W Arnold; *The Preaching of Islam* (1896), Lahore, p. 412.

ھند و پاک میں سلسلہ' نقشبندیہ کی اشاعت تو حضرت مجدد الف ثانی کے واسطے سے ہوئی مگر اس کو ھند و پاک میں خواجہ باقی باللہ (م ۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ع) نے متعارف کیا تھا ۔ آرنلڈ کا یہ خیال صحیح نہیں کہ حضرت مجدد رح نے اس کو متعارف کیا ۔

پروفیسر آر ۔ اے نکلسن (R. A. Nicholson) نے '' تصوف میں تصور شخصیت'' کے موضوع پر چند لکچر دئے تھے جو سنہ ۱۹۲۲ع میں ایک مجموعہ کی صورت میں بعنوان :—

''*The Idea of Personality in Sufism*''.

انگلستان سے شائع ہوئے تھے ۔ پروفیسر آربری (A. J Arberry) کی نشاندھی (۵) پر راقم نے اس کتاب (۶) کا مطالعہ کیا اور یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ اس قسم کے موضوع کے تحت حضرت مجدد الف ثانی کا ذکر نہیں کیا گیا ۔ حضرت مجدد رح کے تصور وحدۃ الشہود نے تصوف میں ایک انقلاب پیدا کر دیا تھا جو اھل نظر سے پوشیدہ نہیں ۔

پروفیسر مار گولیس (D. S Marglioth) نے ''*Mohammadanism*'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھی تھی جو سنہ ۱۹۱۱ع میں انگلستان سے شائع ہوئی تھی ۔ بعد میں سر ھملٹن گب نے اس میں مزید اضافے کئے اور سنہ ۱۹۴۹ع میں ان اضافوں کے ساتھ یہ شائع ہوئی ۔ اس کتاب میں مؤلف نے حضرت مجدد الف

---

4. J Hastings: *Encyclopaedia of Religions and Ethics*, vol. XI, New York, 1954, p. 69 (*Saints and Martyrs, Muhammadan in India*: by T. W. Arnold).

۵ - مکتوب محررہ ۲/ فروری سنہ ۱۹۶۳ع از کیمبرج (انگلستان) ۔

6. R. A. Nicholson: *The Idea of Personality in Sufism*, Lahore, 1964.

ثانی کی عظمت ۔ فضیلت اور آپ کے مجددانہ مساعی کا ذکر کیا ہے اور اس بات پر اظہار افسوس کیا ہے کہ تعلیمات مجددیہ کی طرف ابھی پوری طرح توجہ نہیں کی گئی ۔ مصنف لکھتا ہے —

> During the seventeenth and eighteenth centuries a succession of remarkable scholars strove to restate the bases of Islamic theology in a manner which broke away from the formalism of the orthodox manuals and laid stress upon the psychological and ethical elements in religion. Among the more outstanding figures in this movement, which has not received the attention it deserves, were the Syrian Abd al-Ghani of Nablus (1641-1731), and the Indians Ahmad Sirhindi (1563-1624) and Shah Wali-Allah of Delhi (1702-1762) (7)

سنہ ۱۹۳۲ء میں علامہ اقبال (۱۸۷۷ - ۱۹۳۸ء) گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلستان تشریف لے گئے تھے ۔ لندن میں "Aristotelian Society" کی درخواست پر علامہ نے ایک لکچر دیا تھا جس کا عنوان تھا "Is Religion Possible" ۔ اس لکچر میں علامہ نے اہل مغرب کو حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات اور تجربات سے روشناس کرایا تھا ۔ اور آپ کے نظریات کی روشنی میں مختلف مغربی فلاسفہ پر تنقید بھی کی تھی (۸) ۔

---

7. H. A. R. Gibb, *Muhammadanism—An Historical Survey*, New York, 1966, p /63

8. Muhammad Iqbal, *Reconstruction of Religious Thought in Islam*, Lahore, 1962, p. 181

نیز ملاحظہ کریں راقم کا مقالہ مطبوعہ "اقبال ریویو" (کراچی) جولائی سنہ ۱۹۶۵ء

پروفیسر سی ۔ اے اسٹوری (C. A. Storey) نے اپنی تالیف پرشین لٹریچر (Persian Literature) میں حضرت مجدد الف ثانی کا ضمناً ذکر کیا ہے ۔ چونکہ ان کے پیش نظر مؤلفین و مصنفین اور ان کی تالیفات و تصنیفات کے متعلق تفصیلات فراہم کرنا ہے ، اس لئے اجمال سے کام لیا ہے ۔ موصوف نے حضرت مجدد رح کے حالات سے متعلق مندرجہ ذیل کتابوں کا ذکر کیا ہے ۔

۱ ۔ محمد هاشم کشمی : برکات الاحمدیہ الباقیہ ۱۶۲۷/۱۰۳۷

۲ ۔ " نسماء القدس من حدائق الانس ۱۶۲۲/۱۰۳۱

۳ ۔ محمد امین بدخشی : مناقب آدمیہ و حضرات احمدیہ ۸ ۱۲۶ء/۱۱۳۹-۴۰

۴ ۔ میر علی اکبر حسین اردستانی : محفل الاصفیاء و مجمع الاولیاء ۱۶۳۳/۱۰۴۳

۵ ۔ غلام علی : کرامات و ارشادات مجدد الف ثانی ۔

۶ ۔ مظہر الدین فاروقی : مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ (۹)

اسٹوری نے حضرت مجدد کے حالات میں آپ کی ولادت (۱۵۶۳-۴/۱ء)' جہانگیر کے ہاتھوں قید (۱۶۱۹/۱۰۲۸) پھر رہائی (۱۶۲۰/۱۰۲۹) اور خلعت و نذرانے سے نوازے جانے کا ذکر کیا ہے اور آخر میں وفات (۲۹/ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ ۱۱/دسمبر سنہ ۱۶۲۴ع) کا ذکر کیا ہے ۔

لندن یونیورسٹی کے فاضل پروفیسر پیٹر هارڈی (Beter Hardy) نے بھی ایک مقالے میں حضرت مجدد کے جاندار متصوفانہ نظریات کا ذکر کیا ہے ۔ انہوں نے لکھا ہے :—

> شیخ احمد سر هندی کی بڑی کامیابی یہی ہے کہ انہوں نے هندی اسلام کو متصوفانہ انتہا پسندی سے خود تصوف کے ذریعہ نجات دلائی ۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ جس نظریئے کی انہوں نے

---

۹ ۔ مکتوب محررہ ۸ جون سنہ ۱۹۶۴ع از گرونگن (هالینڈ)

ترجمہ کی اس کے معناء و مفہوم اور قدر و قیمت کا ان کو ذاتی طور پر عمیق ادراک تھا - (۱۰)

راقم کے کرم فرما ڈچ مستشرق ڈاکٹر بلیان (Johannes M. S. Baljon) نے ایک مکتوب (۱۱) میں لکھا تھا کہ پروفیسر عزیز احمد (۱۲) نے اطالوی رسالے "Rivista degli Studi Orientali" کے شمارے دسمبر سنہ ۱۹۶۱ع میں حضرت مجدد الف ثانی پر ایک مقالہ بعنوان :—

"Religious And Political Ideas of Sheikh Ahmed Sirhindi".

قلم بند کیا ہے - چنانچہ راقم نے رسالے کے مدیر Dr. Bucciorelli سے یہ شمارہ حاصل کیا جو از راہ کرم انہوں نے ھدیتاً بھیج دیا اس کے لئے ان کا ممنون ہوں -

مذکورہ بالامقالہ رسالے کےصفحہ ۲۰۹ سے ۲۲۰ تک ۱۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے- مقالے میں ھندوستان میں سلسلۂ نقشبندیہ کی اشاعت ، خواجہ باقی باللہ اور ان کا اثر و رسوخ' شیخ احمد سرھندی اور ان کا مختلف سلاسل سے استفادہ ، اکبری الحاد اور مجدد کی مجاھدانہ مساعی' ان کے سیاسی نظریات ' جہانگیر اور حضرت مجدد ' وحدۃ الوجود اور وحدہ الشہود ' اور حضرت مجدد کے کارھائے نمایاں کا جائزہ لیا ہے اور آخر میں حضرت مجدد کی تحریک اور اس کے اثرات پر ایک تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے -

مقالہ نگار نے ابتداء میں لکھا ہے :—

Shiekh Y'qub Kashmiri had introduced him to the Kibruya order from which he seems to have imbibed

---

10. C. A. Storey: *Persian Literature-A Bio-Bibliographical Survey*, Vol. 1, Part II, LONDON, 1953.

11. Wm. Theodrc de Bary: *Sources of Indian Tradition*, New York, 1959, p 449.

12. Prof. Aziz Ahmed, Dept. of Islamic Studies, University of Toronto, Toronto-5, Ontario, Canada.

much of the "Insolationist" Political Philosophy of Sayyid Ali-Hamadani (13)

حضرت مجدد الف ثانی سلسلہ کبرویہ کے بزرگوں سے کافی متاثر معلوم ہوتے ہیں ۔ راقم کے کرم فرما فرنچ مستشرق آنجہانی ماریں مولے (Marian Mole) کا خیال تھا کہ حضرت مجدد الف ثانی کا نظریہ وحدۃ الشہود بھی سلسلہ کبرویہ کے بزرگ شیخ علاء الدولہ سمنانی سے مستفاد معلوم ہوتا ہے ۔ ایک مکتوب میں موصوف نے اس خیال کا اظہار کیا تھا انہوں نے لکھا تھا :—

> But, beforeall, I would like to study the Mujaddid and his criticism of the theories of Ibn Arabi. It is for that purpose I began to study the Kubrawi Al aDawla Simnani who, some 250 years earlier, likewise opposed the wahdat al- Wujud and whose mystical doctrine seems very like that of the Mujaddid (14)

حضرت خواجہ باقی باللہ کے ملفوظات (کلمات طیبات) کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شیخ علاء الدولہ سمنانی نے ابن عربی کے تصور وحدۃ الوجود کی مخالفت کی تھی اور ایک دوسرا تصور پیش کیا تھا جس کو حضرت مجدد رح کی اصطلاح میں وحدۃ الشہود کہا جاتا ہے ۔ حاضرین میں سے کسی نے حضرت خواجہ باقی باللہ سے شیخ علاء الدولہ سمنانی کی مخالفت کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے اس کو جو جواب دیا' بعینہ وہی بات شاہ ولی اللہ نے حضرت مجدد رح کے تصور وحدۃ الشہود اور ابن عربی کے تصور وحدۃ الوجود کے بارے میں کہی ہے یعنی یہ کہ صرف نزاع لفظی ہے حقیقتاً دونوں کی روح ایک ہی ہے ۔

---

13. S. Ali Hamdani: *Dhakhirat al-Muluk*, India Office Library, London, p. MS. No. 1130 ff 88a—95a Ref. Rivista etc, p. 260.

(۱۴) مکتوب محررہ ۲۰ اگست سنہ ۱۹۶۲ء از پیرس (فرانس)

مقالہ نگار نے ایک جگہ حضرت مجدد کے جہانگیر پر اثرات کے متعلق لکھا ہے :—

> It is difficult to estimate the exact, direct and indirect influence of Shaikh Ahmad on Jahangir, but there is no doubt that the easy going emperor was by no means the pagan depicted by Sir Thomas Roe and other European Chroniclers. (p. 263)

جہانگیر پر حضرت مجدد الف ثانی کے اثرات بالواسطہ تواعیان سلطنت کے ذریعہ ہوئے جو حضرت مجدد کے عقیدت مند اور مرید تھے اور بلا واسطہ قید سے رہائی کے بعد سنہ ۱۰۲۹ھ/۱۶۱۹ع سے سنہ ۱۰۳۳ھ/۱۶۲۳ع کے اواخر تک تقریباً چار سال جہانگیر کی صحبت میں رہنے سے ہوئے - علی اکبر اردستانی نے مجمع الاولیاء (۱۰) میں ان اثرات کا جائزہ لیا ہے - اس لئے مقالہ نگار کا یہ کہنا عجیب سا معلوم ہوتا ہے کہ ان اثرات کا اندازہ لگانا مشکل ہے - اس کے علاوہ تاریخی نظر سے بھی - اکبر بادشاہ کے بعد جہانگیر کے زمانے میں حالات کا بہتر ہونا ' پھر شاہجہان اور اورنگ زیب کے زمانے میں اسلامی نظریات کی اشاعت اور فروغ اور جب کہ یہ معلوم ہے کہ جہانگیر سے آپ کو خاص لگاؤ تھا ، شاہ جہاں آپ کا عقیدت مند تھا اور اورنگ زیب آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم (م ۱۰۷۹ھ/۱۶۶۶ع) کا مرید تھا اور آپ کے پوتے خواجہ سیف الدین نے اورنگ زیب کی باطنی اصلاح فرمائی تھی ، یہ سب حقائق سامنے ہوتے ہوئے سلطنت مغلیہ پر خاندان مجددیہ کے اثرات سے کیسے انکار کیا جا سکتا ہے۔

(۱۰) علی اکبر حسینی اردستانی : " مجمع الاولیاء " قلمی (فارسی) مکتوبہ علی اکبر ۲ ربیع الاول سنہ ۱۰۳۳ھ/۱۶۲۳ع انڈیا آفس لائبریری - لندن مخطوطہ نمبر ۶۰۰

مقالہ نگار نے حضرت مجدد رح کے نظریہ وحدۃ الشہود کے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے مصطفیٰ صبری کے خیالات کو پیش کرتے ہوئے لکھا ہے :—

It is not surprising therefore that Shaikh Ahmad's doctrine of Phenomeno-logical monism had such a revolutionary impact on Indian Islam. It rediverted its various streams, orthodox, liberal and esoteric into a single channel; it relaxed the tension between the religious law and mystical experience, it resolved the age-long conflict between the sufis and the ulema uniting them in a single synthesis of solidarity. It is also not surprising that Shaikh Ahmed's influence on Islam outside India was also quite cosiderable. (16)

حضرت مجدد کی زندگی ہی میں آپ کے مکتوبات اسلامی ممالک میں پھیل چکے تھے - سنہ ۱۰۹۳ھ میں علمائے حجاز نے ایک فتوے کے جواب میں آپ کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے سر زمین حجاز میں اپ کو کس قدر و منزلت کے ساتھ دیکھا جاتا تھا -

پھر انیسویں صدی عیسوی میں مکتوبات شریف کی تینوں جلدوں کا عربی ترجمہ حجاز سے شائع ہوا (۱۷) - انقرہ (ترکی) سے بھی صالح روز جان نے ترکی ترجمہ شائع کرایا - راقم کے کرم فرما ڈاکٹر فضل الرحمن (۱۸) نے کنیڈا کے

---

16. mustafa Sabri: *Mawaqif al-aqle wa'l-'ilm wa'l-'alim*, III, pp. 275-99, Cairo, 1950.

۱۷ - محمد مراد المنزلوی : "الدر المکنونات النفیسہ"
جلد اول ، مطبوعہ ' سنہ ۱۳۱۶ھ مکہ مکرمہ
جلد دوم ، مطبوعہ سنہ ۱۳۱۷ھ ، مکہ مکرمہ
جلد سوم ' مطبوعہ سنہ ۱۳۱۷ھ ' مکہ مکرمہ

18. Director, The Islamic Research Institute Hyder Ali Road, Karachi. (W. Pak).

زمانہ قیام میں (۱۹) حضرت مجدد کے مکتوبات کے منتخبات کا انگریزی ترجمہ کر کے ایڈٹ کیا تھا جو بعض وجوہات کی وجہ سے اب تک شائع نہ ہو سکا۔ مختصر یہ کہ مقالہ نگار کا یہ کہنا صحیح ہے کہ شیخ احمد کے اثرات ہندوستان اور پاکستان کے باہر بھی ہوئے۔

مقالہ نگار نے مقالے کے آخر میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے، اس میں بہت سی باتیں محل نظر ہیں۔ وہ لکھتے ہیں :—

In a way he was the pioneer of what modern Islam is to-day in Indian subcontinent, separatist, isolationist, self-confident, conservative, more intolerant than tolerant, not too liberal, deeply conscious of the need of reformation but distrustful of innovations, accepting speculation in theory but dreading it in practice, and insular in its contact with other civilizations.

مقالہ نگار نے اس پیرا گراف میں ہند و پاکستان کے اسلام کا جو نقشہ کھینچا ہے اس میں کچھ طنز کی بو آتی ہے۔ جو سنجیدہ مقالے کی روح کے منافی ہے۔ مختصر طور پر اتنا عرض کروں گا کہ مقالہ نگار کی نظر میں جو معائب ہیں یہ وہی ہیں جن کی وجہ سے ایک فرد کو اپنی ذات کی عظمت کا احساس ہوتا ہے اور ساتھ ہی اپنے ملک اور قوم کی عظمت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

مقالہ نگار نے دریا دلی اور رو اداری کا ایسا عظیم ثبوت دیا کہ پورے مقالے میں اپنے وطن پاکستان کو بھی ہندوستان میں شامل کیا ہے اور کہیں اپنی انفرادیت کا اظہار نہیں کیا۔ یہ ہے وہ خطرناک روا داری و اختلاط جس کے خلاف حضرت مجدد نے آواز بلند کی۔ بدعات سے نفرت اس بات کی دلیل نہیں کہ حضرت مجدد "قیاس" کے عملی طور پر مخالف تھے۔ غالباً مقالہ نگار کے ذہن میں "قیاس" کا اصطلاحی مفہوم واضح نہیں۔ ورنہ وہ یہ الزام نہ دیتے۔ حضرت مجدد قیاس کا دائرہ اتنا وسیع نہیں کرنا چاہتے تھے کہ قرآن

19. Institute of Islamic Studies, McGill University, Montreal, (CANADA).

و حدیث بھی اس میں گم ہو جائے ۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ خود قرآن و حدیث پر عمل پیرا تھے ۔ ہر مرحلے پر عقل نا تمام کو امام بنانا اسلامی روح کے منافی ہے ۔ اس کا اپنا ایک مقام اور دائرہ عمل ہے ۔ وجدان بھی کوئی شے ہے ۔ علامہ اقبال نے اس حقیقت کو یوں واضح کیا ہے :—

عقل بے مایہ امامت کی سزا وار نہیں
راہبر ہو ظن و تخمیں تو زبوں کار حیات

مقالہ نگار نے آخر میں علامہ اقبال، سر سید احمد خان اور مولانا ابو الکلام آزاد کو حضرت مجدد کے اثرات کے تحت شمار کیا ہے ۔ علامہ اقبال پر حضرت مجدد کے جو اثرات ہوئے اس کے لئے راقم کے مقالات مطبوعہ اقبال ریویو (۲۰) مطالعہ کئے جائیں ۔ مولانا ابو الکلام آزاد نے تذکرے میں لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت مجدد پر ایک طویل مقالہ قلم بند کیا تھا (۲۱) وہ حضرت مجدد الف ثانی سے کافی متاثر نظر آتے ہیں ۔

صدیق مکرم محمد اسلم نے اپنے مکتوب محررہ ۹ مئی سنہ ۱۹۶۲ء کو ھڈر سفیلڈ (انگلینڈ) سے لکھا تھا کہ وہ ڈاکٹر بائل (Dr. Bayle) کی زیر نگرانی حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک پر کام کر رہے ہیں ۔ یہ کام سنہ ۱۹۶۰ء سے شروع ہو کر سنہ ۱۹۶۰ء میں مکمل ہوا ۔ مقالے کا سائز ۸" X ۱۰" اور حجم ۳۸۲ صفحات تھا ۔ اس مقالے پر محمد اسلم صاحب کو مانچسٹر یونیورسٹی (انگلینڈ) سے ایم اے کی ڈگری ملی ۔

مکرمی تدبر مرزا صاحب نے بھی حضرت مجدد پر ایک مقالہ لندن یونیورسٹی میں پیش کرنے کے لئے لکھا تھا ۔ اس مقالے کے متعلق موصوف اپنے مکتوب محررہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۶۳ء کو لندن سے لکھتے ہیں :—

---

(۲۰) (ا) " اقبال ریویو " جنوری سنہ ۱۹۶۳ء
(ب) " اقبال ریویو " جولائی سنہ ۱۹۶۴ء
(ج) " اقبال ریویو " جنوری سنہ ۱۹۶۵ء
(۲۱) ابو الکلام آزاد : " تذکرہ " مطبوعہ لاھور

" میرا معدہ عرصہ سے بیمار ہے لیکن رسالے (مسلم نیوز) کے سلسلے میں اس قدر مصروفیت ہے کہ ابھی تک یونیورسٹی کو پیش نہ کر سکا۔ اب سمسٹر میں وقت ملنے پر پیش کر سکوں گا۔ مقالہ اچھا نہیں ہے۔ اگر اطمینان اور سکون قلب سے لکھا جاتا تو شاید پیشکش کے قابل ہوتا۔ بہر حال اگر اس مقالے نے کسی شخص کو مرشد جستجو کے لئے آمادہ کر دے تو بھی میں اس کو اپنی کامیابی سمجھوں گا۔"

ٹفٹس یونیورسٹی (امریکہ) کے شعبۂ تاریخ کے پروفیسر ڈاکٹر فری لینڈ ایبٹ (Dr. Freeland Abbott) نے بعض مقالات میں حضرت مجدد کا ذکر کیا ہے۔ موصوف نے یہ مقالات از راہ کرم راقم کو بھیجے تھے۔ ایک مقالہ امریکہ کے سہ ماہی رسالے "The Muslim World" کے اپریل سنہ ۱۹۶۲ء کے شمارے میں بعنوان :-

"The Decline of the Mughal Empire and Shah Waliullah".

شائع ہوا تھا۔ اس مقالے میں پروفیسر موصوف نے حضرت مجدد کے احیاء اسلام، رد بدعات، نظریہ وحدت الشہود - اور نظریہ اجتہاد کا ذکر کیا ہے۔ موصوف نے لکھا ہے :-

جہاں تک شاہ ولی اللہ کا تعلق ہے مذہب میں ان کا نقطۂ نظر حقیقی طور پر سنیت کا حامل ہے اور وہ ہندوستان کے پہلے عظیم عالم دین ہیں، جو شیخ احمد سرہندی کے نقطہ نظر سے زیادہ مختلف نہیں۔ جنہوں نے اکبر کی اس عجیب و غریب کوشش کی سخت مخالفت کی کہ وہ سیاسی مقاصد کے لئے مختلف مذاہب کا ملا جلا ایک عقیدہ بنائے... ...بہر حال دونوں کے سامنے ایک سوال تھا کہ اسلام کو کس طرح تقویت دی جائے۔ دونوں اس کے لئے کوشاں رہے۔ (۲۲)

(22) *The Muslim World*, April 1962, p. 11.

رد بدعات کے ذیل میں حضرت مجدد کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ۔ اس میں اختلاف کی بڑی گنجائش ہے ۔ مقالہ نگار نے حضرت مجدد پر عصبیت کا الزام لگایا ہے جو حقائق سے لا علمی کی وجہ سے ہے - موصوف نے لکھا ہے :—

اس سلسلے میں شاہ ولی اللہ کے ہاں خاص بات یہ ہے کہ وہ ان رسموں کی اس لئے مخالفت نہیں کرتے کہ وہ ہندوانہ ہیں بلکہ اس لئے مخالفت کرتے ہیں کہ وہ غیر اسلامی ہیں - اس بارے میں ان کے ہاں محرک جذبہ وہ تعصب نہیں جو شیخ احمد سر ہندی کے پایا جاتا ہے (۲۳)

حضرت مجدد کے نظریہ وحدۃ الشہود کا ذکر کرتے ہوئے مقالہ نگار نے لکھا ہے :—

'' ایک اور مسئلہ تھا جو صوفیہ اور موحدین میں عرصہ سے مابہ النزاع چلا آ رہا تھا یعنی نظریہ وحدت الوجود — شیخ احمد سر ہندی کے نزدیک صوفیہ کی یہ غلطی تھی کہ انہوں نے وجود کی وحدت کا اثبات کیا ۔ یہ عقیدہ محض وہم باطل تھا ۔ شیخ کا کہنا تھا کہ خالق و مخلوق دونوں کے علیحدہ علیحدہ وجود ہیں '' ۔ (۲۴)

حضرت مجدد کے نظریہ اجتہاد کا ذکر کرتے ہوئے مقالہ نگار لکھتا ہے :-

'' ان کا کہنا تھا کہ ایک صحت مند معاشرے کے لئے ارتقاء اور تبدیلی لازمی ہے - مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک مذہب کی اندھی تقلید سے مسلم معاشرے کو تقویت نہیں ملی- اس معاملے میں شاہ ولی اللہ اور شیخ احمد سرھندی اختلاف نہیں رکھتے تھے''- (۲۵)

ڈاکٹر فری لینڈ ایبوٹ (Freeland Abboott) نے ایک اور مقالہ لکھا تھا جس کا عنوان تھا :—

"*The Jihad of Sayyad Ahmed Shahid*".

---

23. *Ibid.*, p. 119-20.
24. The Muslim World, April 1952, p. 120.
25. *Ibid.*

یہ مقالہ مسلم ورلڈ کے جولائی سنہ ۱۹۶۳ء کے شمارے میں شائع ہوا تھا۔ اس میں بھی حضرت مجدد کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ موصوف نے ایک مقالہ لکھا تھا جس کا عنوان تھا :—

"Islam In India before Shah Waliullah".

یہ مقالہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ (نئی دہلی) کے سہ ماہی مجلہ "Studies In Islam" کے اپریل سنہ ۱۹۶۴ء کے شمارے میں شائع ہوا تھا۔ راقم کو اس کی کاپی مدیر حکیم عبد الحمید نے از راہ کرم ارسال کی تھی۔ اس مقالے میں پروفیسر موصوف نے حضرت مجدد کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

ابتداء میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے :—

> ......during the reign of Jahangir a remarkable leader emerged, Shiekh Ahmad of Sirhind, on of the two greatest Muslim theologians produced on the subcontinent. (26)

آپ کی تعلیمات کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کی اساس قرآن و سنت پر تھی۔ چنانچہ لکھتا ہے :-

> The practical sciences for Shaikh Ahmad were those relating directly to the Quran, the Sunna and the Shari'ah. (27)

علوم شرعیہ کے متعلق حضرت مجدد کے خیالات کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتا ہے :—

> Basic to Shaikh Ahmad's thought, and to that of all fundamentalist Muslims, is the idea that the present is to be controlled by the laws of Islam; the laws of Islam are not to be controlled by the present. (28)

26. *Siudies in Islam*, Vol. I, No. 2. April 1944, New Delhi, p. 108.
27. *Ibid.*, p. 108.
28. *Ibid.*, p. 119.

ایام کا مرکب نہیں راکب ہے قلندر

علامہ اقبال نے اس فلسفہ کو اس ایک مصرع میں سمو کر رکھ دیا ۔
شریعت اور صاحب شریعت محکوم نہیں ہے بلکہ حاکم ہے ، مغلوب نہیں
غالب ہے ۔

حضرت مجدد الف ثانی کی پوری پوری کوشش رہی ہے کہ مملکت اسلامیہ اور خود مسلمانوں کی زندگی پر شریعت محمدی کی حکومت ہو اور وہ چیز ملک و ملت سے دور ہو جائے ' جس کو نگاہ مصطفوی نے مردود قرار دے دیا ہو ۔

پروفیسر موصوف حضرت مجدد کی ان مساعی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے :—

> There can be no question that the Shaikh's influence was tremendous. By preaching, by conversations, and by letters Shaikh Ahmad sought to convince the Muslim nobility of the importance of abandoning the many innovations that had been introducecd into Islam in India, and of returning to the true faith. (29.)

تعلیمات مجددیہ کی اثر انگیزی کا جائزہ لیتے ہوئے پروفیسر لکھتا ہے :—

> The teaching of Shaikh Ahmad was spread by hundreds of his students. The emperor Aurangzeb became a follower of one of his sons, and intellectuals all over Mughal India became associated with Shaikh Ahmad's teachings, aud, indeed, with his Naqshbandi order as well. (30)

---

29. *Studies In Islam*, Vol. I, No. 2, April 1964.
30. *Ibid.*, p. 111.

مقالہ نگار نے اورنگ زیب کے عہد حکومت کو تعلیمات مجددیہ کا نقطہ عروج قرار دیا ہے ۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے :—

> Aurangzeb's reign represents the culmination of Shaikh Ahmad's teachings. He was motivated throughout his reign to bring the state, and the life of every Muslim, into strict agreement with the Sharia interpreted by Shaikh Ahmad. (31)

مقالہ نگار نے ھند و پاک میں شیعہ اور سنی حضرات کے درمیان منافرت کا ذمہ دار حضرت مجدد کو ٹھہرایا ہے (۳۲) جو حقائق کی چشم پوشی کی وجہ سے ہے ۔ اصل سبب اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں ۔ اسی طرح ھندو اور مسلمانوں میں افتراق کا سبب بھی حضرت مجدد ھی کو بتایا ہے (۳۳) یہ افتراق توازلی ہے ۔ ایک موحد اور بت پرست کس طرح مل سکتے ھیں؟ یہ تو نظریاتی اختلاف ہے اور کوئی معمولی اختلاف نہیں ۔ پھر حضرت مجدد کو محض اس لئے ذمہ دار ٹھہرانا کہ انہوں نے اسلام کی تعلیمات کو اس وقت زندہ کیا جب کہ غلط قسم کی روا داری اور اختلاط نے ملت اسلامیہ کو کافی نقصان پہنچایا تھا ۔ جو تاریخ کے طلباء سے پوشیدہ نہیں ۔ مناسب نہیں معلوم ھوتا ۔

مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ تفرقہ بازی سے سنیت کو فروغ نہیں ھو سکا تھا ۔ حضرت مجدد کے متعلق ایک جماعت یہ کہہ سکتی ہے کہ آپ نے ھندی اسلام کو صراط مستقیم پر لگا دیا جب کہ دوسری جماعت یہ الزام دے سکتی ہے کہ آپ مغل حکومت کے تنزل و انحطاط کا سبب بنے ۔ مقالہ نگار لکھتا ہے :—

---

31. *Ibid.*, p. 114.
32. *Ibid.*, p. 111.
33. *Ibid.*, p. 111-2.
34. *Ibid.*,

> There can be no doubt that Shaikh Ahmad was a great decisive factor on the Indian scene, but the fundamentalists could not have been strongly revived in India with creating divisions?. One party can thus praise the Shaikh for bringing Indian Islam back to the true path, while another can assail him for starting procedures which hastened the collapse of the Mughal state. (34)

یہ لکھنا مناسب نہیں ۔ مجددی سیاست یہ نہیں تھی کہ پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو۔ یہ سیاست سچی سیاست تھی ' جس میں کوئی بات ڈھکی چھپی نہ تھی ۔ ہر بات صاف صاف اور بالکل واضح تھی ۔ یہ محمدی سیاست تھی جس نے کھلے طور پر اعلان کر دیا تھا :—

" جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا "

اسلام کی نظر میں دو جماعتیں ھیں۔ اھل حق اور اھل باطل ۔ ان دونوں جماعتوں میں دلی اتحاد اور اختلاط صرف اس ایک تصور پر مبنی ہے کہ خالق کائنات ایک ہے ۔ حضرت مجدد الف ثانی نے اسلام کے اسی نظریہ کو شدومد کے ساتھ پیش کیا ۔ عدم روا داری کے جو الزامات اسلام پر عائد کئے گئے ' وہ الزامات ھر اس شخص پر عائد کئے جائیں گے جو اسلامی تعلیمات کا اندر نقیب ھوگا ۔ افسوس ہے کہ مقالہ نگار نے تنگ نظری سے کام لیتے ھوئے حضرت مجدد پر عصبیت کا الزام لگایا ۔ دور جدید کی مغربی سیاست میں کیا کچھ نہیں ھو رھا لیکن چونکہ اس پر منافقت کا پردہ ہے اس لئے حقیقتیں نظر نہیں آتیں پھر بھی اھل نظر سے رو پوشیدہ نہیں ۔

یہ کہنا کہ حضرت مجدد کی تعلیمات سلطنت مغلیہ کے تنزل کا باعث ھوئیں ، کچھ عجیب سی بات ہے ۔ حضرت مجدد کا زمانہ اکبر اور جہانگیر کا زمانہ ہے ۔ تنزل ھوتا تو جہانگیر کے زمانے میں یا پھر شاہ جہاں کے زمانے میں۔ اورنگ زیب کی وفات کے بعد سلطنت کا روبہ انحطاط ھونا ایک عمرانیاتی حقیقت ہے ۔ اس کو حضرت مجدد کی طرف منسوب کرنا عجیب منطق ہے ۔ جس کے فکر نے غلام ھندوستان میں علامہ اقبال کو جنم دیا اور جس نے سلطنت اسلامیہ کا تصور پیش کر کے ھندوستان کا نقشہ بدل دیا ۔ ایسی

حیات خیز تعلیمات کو کسی سلطنت کے لئے تنزل کا باعث قرار دینا حقیقت فراموشی ہے۔

پھر ایک غیر مسلم محقق سے یہ توقع نہیں رکھی جا سکتی کہ وہ ہر بات کو ہمارے کان سے سنے اور ہر چیز کو ہماری آنکھ سے دیکھے۔ فاضل مقالہ نگار نے جو کچھ لکھا ہے رطب و یابس کے باوجود غنیمت ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر حفیظ ملک (۳۵) نے بھی ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے:—

"Muslim Nationalism In India And Pakistan".

جو سنہ ۱۹۶۳ء میں واشنگٹن (امریکہ) سے شائع ہوئی ہے۔ مؤلف نے حضرت مجدد رحمہ کا ذکر تین چار صفحات پر تفصیل کے ساتھ کیا ہے آخر میں آنے والی نسل اور معاصرین پر حضرت مجدد کے اثرات، اتباع سنت پر آپ کا اصرار اور آپ کے مشن کی کامیابی کا ذکر کیا ہے چنانچہ مؤلف لکھتے ہیں:—

Shaikh Ahmad's influence on posterity has been great indeed. His was truly the call 'Back to Muhammad' with far-reaching consequences in both religious and political terms. His teaching radically affected contemporary Muslim thinking, giving it a new mystical and religio-juridical content. It opposed secularization of Muslim rule in India, and set in motion those forces for the recreation of the pre-Akbar system which triumphed during the reign of Jahangir's grandson Emperor Aurangzib (36)

35. Prof. Dr. Hafeez Malik, Dept. of Political Science. University of Villanova, U.S.A.

36. Hafeez Malik : *Muslim Nationalism In India and Pakistan*, Washington, 1963.

ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ (۳۷) نے بھی انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (انگریزی) میں ایک مقالہ حضرت مجدد پر شامل کیا ہے ۔ یہ انسائیکلو پیڈیا ، لیڈن (ہالینڈ) سے شائع ہوا ہے (۳۸)۔اس مقالے میں موصوف نے حضرت مجدد الف ثانی کے سلسلہ' نسب ، ابتدائی تعلیم' ابو الفضل اور فیضی سے مراسم ، اکبر بادشاہ کے خلاف مجاہدانہ مساعی ، سلسلہ' نقشبندیہ میں بیعت' شیعی تحریک کے خلاف جد و جہد ، تصور وحدۃ الشہود پیش کر کے موحدین اور وجودیین کے درمیان مفاہمت ، جہانگیر سے ملاقات ، قید و بند اور رہائی' بادشاہ کی طرف سے انعام و خلعت سے نوازا جانا ، ارشاد و تبلیغ ، وسط ایشیا اور افغانستان وغیرہ میں سلسلہ' مجددیہ کی اشاعت اور آپ کی تصنیفات اور تالیفات کا ذکر کیا ہے ۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ' دائرۃ المعارف الاسلامیہ میں اس مقالے کا اردو ترجمہ ہوا ہے جس میں سید نذیر نیازی نے بہت مفید اضافے کئے ہیں (۳۹)۔ فرنچ مستشرق ڈاکٹر ھلنیس (Dr. Hilnis) نے ڈاکٹر برھان احمد فاروقی کی کتاب :—

"Mujaddid's Conception of Tawhid" (1940).

پر اپنے فرنچ مقالے میں تبصرہ کیا ہے یہ مقالہ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود پر لکھا ہے اور اس میں حضرت مجدد کی تعلیمات کو سراہا ہے (۴۰)

---

۳۷ - ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ ، شیخ التاریخ ، جامعہ اسلامیہ ، بھاولپور مغربی پاکستان

38. H.A.R. Gibb, The Encyclopaedia of Islam, New edtion, Leiden (Holland), 1969, Vol. I, pp. 297-8

(۳۹) دائرۃ المعارف الاسلامیہ - مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاھور

(۴۰) راقم کو اس کی اطلاع حضرت محمد ابراھیم بن عمر (المعروف بہ ضیاء المشائخ فاروقی کابلی) نے مِیں زمانہ' قیام کے دوران دل کشا (میر پور خاص) ۱۹ مئی سنہ ۱۹۶۵ ع کو ایک دعوت کے موقع پر دی تھی - ڈاکٹر ھلنیس کابل یونیورسٹی میں پروفیسر ہے ۔